سورہ نمبر
(۲۷)

سُورَةُ النَّمۡلِ

مع کنزالایمان وخزائن العرفان

الاسلامی.نیٹ

www.AL ISLAMI.NET

سورة النمل

سورة النمل مكية وهي ثلث وتسعون اية وسبع ركوعات

بسم الله الرحمن الرحيم

سورۂ نمل مکی ہے (اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱۹) اسمیں ۹۳ آیتیں اور ۷ رکوع ہیں

طس تلك ايت القران وكتاب مبين ۝۱ هدى وبشرى للمؤمنين ۝۲

یہ آیتیں ہیں قرآن اور روشن کتاب کی ف۲۰ ہدایت اور خوشخبری ایمان والوں کو

الذين يقيمون الصلوة ويؤتون الزكوة وهم بالاخرة هم

وہ جو نماز برپا رکھتے ہیں ف۲۱ اور زکوٰۃ دیتے ہیں ف۲۲ اور وہ آخرت پر

ف۱۹ سورۂ نمل مکیہ ہے اسمیں سات رکوع اور ترانوے آیتیں اور ایک ہزار تین سو سترہ کلمے اور چار ہزار سات سو ننانوے حرف ہیں ف۲۰ جو حق و باطل میں امتیاز کرتی ہے اور جس میں علوم و حکم ودیعت رکھے گئے ہیں ف۲۱ اور اسپر مداومت کرتے ہیں اور اس کے شرائط و آداب و جملہ حقوق کی حفاظت کرتے ہیں ف۲۲ خوش دلی سے -

يُوقِنُونَ ۝٣ إِنَّ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ زَيَّنَّا لَهُمْ أَعْمَالَهُمْ
یقین رکھتے ہیں وہ جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے ہم نے اُنکے کوتک اُنکی نگاہ میں بھلے کر دکھائے ہیں ف۱
فَهُمْ يَعْمَهُونَ ۝٤ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ لَهُمْ سُوءُ الْعَذَابِ وَهُمْ فِي
تو وہ بھٹک رہے ہیں یہ وہ ہیں جن کے لیے بڑا عذاب ہے ف۲ اور یہی
الْآخِرَةِ هُمُ الْأَخْسَرُونَ ۝٥ وَإِنَّكَ لَتُلَقَّى الْقُرْآنَ مِنْ لَدُنْ
آخرت میں سب سے بڑھکر نقصان میں ف۳ اور بے شک تم قرآن سکھائے جاتے ہو حکمت والے
حَكِيمٍ عَلِيمٍ ۝٦ إِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِأَهْلِهِ إِنِّي آنَسْتُ نَارًا سَآتِيكُمْ
علم والے کی طرف سے ف۴ جبکہ موسیٰ نے اپنی گھر والی سے کہا ف۵ مجھے ایک آگ نظر پڑی ہے عنقریب
مِنْهَا بِخَبَرٍ أَوْ آتِيكُمْ بِشِهَابٍ قَبَسٍ لَعَلَّكُمْ تَصْطَلُونَ ۝٧ فَلَمَّا جَاءَهَا
میں تمھارے پاس اُسکی کوئی خبر لاتا ہوں یا اس میں سے کوئی چمکتی چنگاری لاؤں گا کہ تم تاپو ف۶ پھر جب آگ کے پاس آیا
نُودِيَ أَنْ بُورِكَ مَنْ فِي النَّارِ وَمَنْ حَوْلَهَا وَسُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ
ندا کی گئی کہ برکت دیا گیا وہ جو اُس آگ کی جلوہ گاہ میں ہے یعنی موسیٰ اور جو اُسکے آس پاس ہیں یعنی فرشتے ف۷ اور پاکی ہے اللہ کو جو رب
الْعَالَمِينَ ۝٨ يَا مُوسَىٰ إِنَّهُ أَنَا اللَّهُ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝٩ وَأَلْقِ عَصَاكَ
سارے جہان کا اے موسیٰ بات یہ ہے کہ میں ہی ہوں اللہ عزت والا حکمت والا اور اپنا عصا ڈالدے ف۸
فَلَمَّا رَآهَا تَهْتَزُّ كَأَنَّهَا جَانٌّ وَلَّىٰ مُدْبِرًا وَلَمْ يُعَقِّبْ ۚ يَا مُوسَىٰ
پھر موسیٰ نے اُسے دیکھا لہراتا ہوا گویا سانپ ہے پیٹھ پھیر کر چلا اور مڑکر نہ دیکھا ہم نے فرمایا اے موسیٰ
لَا تَخَفْ إِنِّي لَا يَخَافُ لَدَيَّ الْمُرْسَلُونَ ۝١٠ إِلَّا مَنْ ظَلَمَ ثُمَّ
ڈر نہیں بے شک میرے حضور رسولوں کو خوف نہیں ہوتا ف۹ ہاں جو کوئی زیادتی کرے ف۱۰ پھر
بَدَّلَ حُسْنًا بَعْدَ سُوءٍ فَإِنِّي غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝١١ وَأَدْخِلْ يَدَكَ فِي
برائی کے بعد بھلائی سے بدلے تو بیشک میں بخشنے والا مہربان ہوں ف۱۱ اور اپنا ہاتھ اپنے
جَيْبِكَ تَخْرُجْ بَيْضَاءَ مِنْ غَيْرِ سُوءٍ ۖ فِي تِسْعِ آيَاتٍ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَ
گریبان میں ڈال نکلے گا سفید چمکتا بے عیب ف۱۲ نو نشانیوں میں ف۱۳ فرعون اور
قَوْمِهِ ۚ إِنَّهُمْ كَانُوا قَوْمًا فَاسِقِينَ ۝١٢ فَلَمَّا جَاءَتْهُمْ آيَاتُنَا مُبْصِرَةً
اس کی قوم کی طرف بیشک وہ بے حکم لوگ ہیں پھر جب ہماری نشانیاں آنکھیں کھولتی انکے پاس آئیں ف۱۴

ف۱ کہ وہ اپنی برائیوں کو شہوات کے سبب سے بھلائی جانتے ہیں
ف۲ دنیا میں قتل اور گرفتاری
ف۳ کہ انکا انجام دائمی عذاب ہے اس کے بعد سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خطاب ہوتا ہے
ف۴ اس کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ایک واقعہ بیان فرمایا جاتا ہے جو دقائق علم و لطائف حکمت پر مشتمل ہے
ف۵ مدین سے مصر کو سفر کرتے ہوئے تاریک رات میں جبکہ برف باری سے نہایت سردی ہو رہی تھی اور راستہ گم ہو گیا تھا اور بی بی صاحبہ کو درد زہ شروع ہو گیا تھا
ف۶ اور سردی کی تکلیف سے امن پاؤ
ف۷ یہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحیت ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے برکت کر ساتھ
ف۸ چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بحکم الٰہی عصا ڈالدیا اور وہ سانپ ہو گیا
ف۹ نہ سانپ کا نہ کسی اور چیز کا یعنی جب میں انھیں امن دوں تو پھر کیا اندیشہ
ف۱۰ اس کو ڈر ہوگا اور وہ بھی جب توبہ کرے
ف۱۱ توبہ قبول فرماتا ہوں اور بخشدیتا ہوں اس کے بعد حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کو دوسری نشانی دکھائی گئی اور فرمایا گیا
ف۱۲ یہ نشانی ہے اُن
ف۱۳ جن کے ساتھ رسول بنا کر بھیجے گئے ہو
ف۱۴ یعنی اُنھیں معجزے دکھائے گئے

منزل ۵

قَالُوا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِينٌ ﴿١٣﴾ وَجَحَدُوا بِهَا وَاسْتَيْقَنَتْهَا أَنفُسُهُمْ ظُلْمًا

بولے یہ تو صریح جادو ہے اور اُن کے منکر ہوئے اور اُن کے دلوں میں اُن کا یقین تھا ف۱ ظلم

وَعُلُوًّا ۚ فَانظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِينَ ﴿١٤﴾ وَلَقَدْ آتَيْنَا

اور تکبر سے تو دیکھو کیسا انجام ہوا فسادیوں کا ف۲ اور بے شک ہم نے

دَاوُودَ وَسُلَيْمَانَ عِلْمًا ۖ وَقَالَا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي فَضَّلَنَا عَلَىٰ كَثِيرٍ

داؤد اور سلیمان کو بڑا علم عطا فرمایا ف۳ اور دونوں نے کہا سب خوبیاں اللہ کو جس نے ہمیں اپنے بہت سے

مِّنْ عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِينَ ﴿١٥﴾ وَوَرِثَ سُلَيْمَانُ دَاوُودَ ۖ وَقَالَ يَا أَيُّهَا

ایمان والے بندوں پر فضیلت بخشی ف۴ اور سلیمان داؤد کا جانشین ہوا ف۵ اور کہا اے

النَّاسُ عُلِّمْنَا مَنطِقَ الطَّيْرِ وَأُوتِينَا مِن كُلِّ شَيْءٍ ۖ إِنَّ هٰذَا

لوگو ہمیں پرندوں کی بولی سکھائی گئی اور ہر چیز میں سے ہم کو عطا ہوا ف۶ بے شک

لَهُوَ الْفَضْلُ الْمُبِينُ ﴿١٦﴾ وَحُشِرَ لِسُلَيْمَانَ جُنُودُهُ مِنَ الْجِنِّ

یہی ظاہر فضل ہے ف۷ اور جمع کیے گئے سلیمان کے لیے اس کے لشکر جنوں

وَالْإِنسِ وَالطَّيْرِ فَهُمْ يُوزَعُونَ ﴿١٧﴾ حَتَّىٰ إِذَا أَتَوْا عَلَىٰ وَادِ النَّمْلِ

اور آدمیوں اور پرندوں سے تو وہ روکے جاتے تھے ف۸ یہاں تک کہ جب چیونٹیوں کے نالے پر آئے ف۹

قَالَتْ نَمْلَةٌ يَا أَيُّهَا النَّمْلُ ادْخُلُوا مَسَاكِنَكُمْ لَا يَحْطِمَنَّكُمْ سُلَيْمَانُ

ایک چیونٹی بولی ف۱۰ اے چیونٹیو اپنے گھروں میں چلی جاؤ تمہیں کچل نہ ڈالیں سلیمان

وَجُنُودُهُ وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ﴿١٨﴾ فَتَبَسَّمَ ضَاحِكًا مِّن قَوْلِهَا وَقَالَ

اور اُن کے لشکر بے خبری میں ف۱۱ تو اس کی بات سے مسکرا کر ہنسا ف۱۲ اور عرض کی

رَبِّ أَوْزِعْنِي أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِي أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلَىٰ وَالِدَيَّ

اے میرے رب مجھے توفیق دے کہ میں شکر کروں تیرے احسان کا جو تو نے ف۱۳ مجھ پر اور میرے ماں باپ پر کیے

وَأَنْ أَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ وَأَدْخِلْنِي بِرَحْمَتِكَ فِي عِبَادِكَ

اور یہ کہ میں وہ بھلا کام کروں جو تجھے پسند آئے اور مجھے اپنی رحمت سے اپنے اُن بندوں میں شامل کر جو تیرے قرب خاص کے

الصَّالِحِينَ ﴿١٩﴾ وَتَفَقَّدَ الطَّيْرَ فَقَالَ مَا لِيَ لَا أَرَى الْهُدْهُدَ أَمْ

سزاوار ہیں ف۱۴ اور پرندوں کا جائزہ لیا تو بولا مجھے کیا ہوا کہ میں ہُدہُد کو نہیں دیکھتا یا

ف۱ اور وہ جانتے تھے کہ بے شک یہ نشانیاں اللہ کی طرف سے ہیں لیکن باوجود اس کے اپنی زبانوں سے انکار کرتے رہے ف۲ کہ غرق کر کے ہلاک کیے گئے ف۳ یعنی علم قضا و سیاست اور حضرت داؤد کو پہاڑوں اور پرندوں کی تسبیح کا علم دیا اور حضرت سلیمان کو چوپایوں اور پرندوں کی بولی کا (خازن) ف۴ نبوت و ملک عطا فرما کر اور جن و انس اور شیاطین کو مسخر کر کے ف۵ نبوت و علم و ملک میں ف۶ یعنی بکثرت نعمتیں دنیا و آخرت کی ہم کو عطا فرمائی گئیں ف۷ مروی ہے کہ حضرت سلیمان علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کو اللہ تعالیٰ نے مشارق و مغارب ارض کا ملک عطا فرمایا چالیس سال آپ اس کے مالک رہے پھر تمام دنیا کی مملکت عطا فرمائی جن انسان شیطان پرند چوپائے درندے سب پر آپ کی حکومت تھی اور ہر ایک شے کی زبان آپ کو عطا فرمائی اور عجیب و غریب صنعتیں آپ کے زمانہ میں بروئے کار آئیں ف۸ آگے بڑھنے سے تاکہ سب مجتمع ہو جائیں پھر چلائے جاتے تھے ف۹ یعنی طائف یا شام میں اس وادی پر گزرے جہاں چیونٹیاں بکثرت تھیں ف۱۰ جو چیونٹیوں کی ملکہ تھی وہ لنگڑی تھی (لطیفہ) جب حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کوفہ میں داخل ہوئے اور وہاں کی خلق آپ کی گرویدہ ہوئی تو آپ نے لوگوں سے کہا جو چاہو دریافت کرو حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس وقت نوجوان تھے آپ نے دریافت فرمایا کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی چیونٹی مادہ تھی یا نر حضرت قتادہ ساکت ہو گئے تو امام صاحب نے فرمایا کہ وہ مادہ تھی آپ سے دریافت کیا گیا کہ آپ کو کس طرح معلوم ہوا آپ نے فرمایا قرآن کریم میں ارشاد ہوا قالت نملۃ اگر نر ہوتی تو قرآن شریف میں قال نملۃ وارد ہوتا سبحان اللہ اس سے حضرت امام کی شان علم معلوم ہوتی ہے (غرض جب اس چیونٹی کی ملکہ نے حضرت سلیمان علیہ السلام کے لشکر کو دیکھا تو کہنے لگی ف۱۱ یہ اس لیے کہا کہ وہ جانتی تھی کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نبی ہیں صاحب عدل ہیں جبر اور زیادتی آپ کی شان نہیں ہے اس لیے اگر آپ کے لشکر سے چیونٹیاں کچل جائیں گی تو بے خبری ہی میں کچل جائیں گی کہ وہ گزرتے ہوں اور اس طرف التفات نہ کریں چیونٹی کی یہ بات حضرت سلیمان علیہ السلام نے تین میل سے سن لی اور ہوا ہر شخص کا کلام آپ کے سمع مبارک تک پہونچاتی تھی جب آپ چیونٹیوں کی وادی پر پہونچے تو آپ نے اپنے لشکروں کو ٹھہرنے کا حکم دیا یہاں تک کہ چیونٹیاں اپنے گھروں میں داخل ہو گئیں سیر حضرت سلیمان علیہ السلام کی اگرچہ ہوا پر تھی مگر بعید نہیں ہے کہ یہ مقام آپ کا جائے نزول ہو ف۱۲ انبیاء کا ہنسنا تبسم ہی ہوتا ہے جیسا کہ احادیث میں وارد ہے وہ حضرات قہقہہ مار کر نہیں ہنستے ف۱۳ نبوت و ملک و علم عطا فرما کر ف۱۴ حضرات انبیاء و اولیاء۔

ع ۲ ۱۶ منزل ۵

كَانَ مِنَ الْغَآئِبِيْنَ ﴿٢٠﴾ لَاُعَذِّبَنَّهٗ عَذَابًا شَدِيْدًا اَوْ لَاَاذْبَحَنَّهٗٓ اَوْ
وہ واقعی حاضر نہیں ضرور میں اُسے سخت عذاب کرونگا ف۱ یا ذبح کردونگا یا
لَيَاْتِيَنِّيْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿٢١﴾ فَمَكَثَ غَيْرَ بَعِيْدٍ فَقَالَ اَحَطْتُّ بِمَا لَمْ
کوئی روشن سند میرے پاس لائے ف۲ تو ہُدہُد کچھ زیادہ دیر نہ ٹھہرا اور آکر ف۳ عرض کی کہ میں وہ بات
تُحِطْ بِهٖ وَجِئْتُكَ مِنْ سَبَاٍۭ بِنَبَاٍ يَّقِيْنٍ ﴿٢٢﴾ اِنِّيْ وَجَدْتُّ امْرَاَةً تَمْلِكُهُمْ وَ
دیکھ آیا ہوں جو حضور نے نہ دیکھی اور میں شہر سبا سے حضور کے پاس ایک یقینی خبر لایا ہوں میں نے ایک عورت دیکھی ف۴ کہ ان پر بادشاہی کر رہی ہے
اُوْتِيَتْ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ وَّلَهَا عَرْشٌ عَظِيْمٌ ﴿٢٣﴾ وَجَدْتُّهَا وَقَوْمَهَا يَسْجُدُوْنَ
اور اسے ہر چیز میں سے ملا ہے ف۵ اور اس کا بڑا تخت ہے ف۶ میں نے اُسے اور اسکی قوم کو پایا کہ اللہ کو چھوڑ کر
لِلشَّمْسِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ
سورج کو سجدہ کرتے ہیں ف۷ اور شیطان نے اُنکے اعمال انکی نگاہ میں سنوار کر انکو
عَنِ السَّبِيْلِ فَهُمْ لَا يَهْتَدُوْنَ ﴿٢٤﴾ اَلَّا يَسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِيْ يُخْرِجُ
سیدھی راہ سے روک دیا ف۸ تو وہ راہ نہیں پاتے کیوں نہیں سجدہ کرتے اللہ کو جو نکالتا ہے
الْخَبْءَ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُخْفُوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ ﴿٢٥﴾
آسمانوں اور زمین کی چھپی چیزیں ف۹ اور جانتا ہے جو کچھ تم چھپاتے اور ظاہر کرتے ہو ف۱۰
اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ﴿٢٦﴾ السجدۃ قَالَ سَنَنْظُرُ اَصَدَقْتَ
اللہ ہے کہ اسکے سوا کوئی سچا معبود نہیں وہ بڑے عرش کا مالک ہے سلیمان نے فرمایا اب ہم دیکھیں گے کہ تو نے سچ کہا
اَمْ كُنْتَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿٢٧﴾ اِذْهَبْ بِّكِتٰبِيْ هٰذَا فَاَلْقِهْ اِلَيْهِمْ ثُمَّ
یا تو جھوٹوں میں ہے ف۱۱ میرا یہ فرمان لیجا کر اُن پر ڈال پھر
تَوَلَّ عَنْهُمْ فَانْظُرْ مَاذَا يَرْجِعُوْنَ ﴿٢٨﴾ قَالَتْ يٰٓاَيُّهَا الْمَلَؤُا اِنِّيْٓ اُلْقِيَ
ان سے الگ ہٹ کر دیکھ کہ وہ کیا جواب دیتے ہیں ف۱۲ وہ عورت بولی اے سردارو بیشک میری طرف
اِلَيَّ كِتٰبٌ كَرِيْمٌ ﴿٢٩﴾ اِنَّهٗ مِنْ سُلَيْمٰنَ وَاِنَّهٗ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿٣٠﴾
ایک عزت والا خط ڈالا گیا ف۱۳ بیشک وہ سلیمان کی طرف سے ہے اور بیشک وہ اللہ کے نام سے ہے جو نہایت مہربان رحم والا
اَلَّا تَعْلُوْا عَلَيَّ وَاْتُوْنِيْ مُسْلِمِيْنَ ﴿٣١﴾ ع قَالَتْ يٰٓاَيُّهَا الْمَلَؤُا
یہ کہ مجھ پر بلندی نہ چاہو ف۱۴ اور گردن رکھتے میرے حضور حاضر ہو ف۱۵ بولی اے سردارو میرے

ف۱ اس کے پر اکھاڑ کر یا اسکو اس کے پیاروں سے جدا کر کے یا اسکو اس کے اقران کا خادم بنا کر یا اسکو غیر جانوروں کے ساتھ قید کر کے اور ہُدہُد کو حسب مصلحت عذاب کرنا آپ کے لیے حلال تھا اور جب پرند آپ کے لیے مسخر کیے گئے تھے تو تادیب و سیاست مقتضائے تسخیر ہے ف۲ جس سے اس کی معذوری ظاہر ہو ف۳ نہایت عجز و انکسار اور ادب و تواضع کے ساتھ معافی چاہ کر ف۴ جسکا نام بلقیس ہے ف۵ جو بادشاہوں کے لیے شایاں ہوتا ہے ف۶ جس کا طول اسی گز عرض چالیس گز سونے چاندی کا جواہرات کے ساتھ مرصع ف۷ کیونکہ وہ لوگ آفتاب پرست مجوسی تھے ف۸ سیدھی راہ سے مراد طریق حق و دین اسلام ہے ف۹ آسمان کی چھپی چیزوں سے مینہ اور زمین کی چھپی چیزوں سے نباتات مراد ہیں ف۱۰ اس میں آفتاب پرستوں بلکہ تمام باطل پرستوں کا رد ہے جو اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو بھی پوجیں مقصود یہ ہے کہ عبادت کا مستحق صرف وہی ہے جو کائنات ارضی و سماوی پر قدرت رکھتا ہو اور جمیع معلومات کا عالم ہو جو ایسا نہیں وہ کسی طرح مستحق عبادت نہیں منزل ۵ ف۱۱ پھر حضرت سلیمان علیہ السلام نے ایک مکتوب لکھا جسکا مضمون یہ تھا کہ از جانب بندۂ خدا سلیمان بن داؤد بسوئے بلقیس ملکہ شہر سبا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اس پر سلام جو ہدایت قبول کرے اس کے بعد مدعا یہ کہ تم مجھ پر بلندی نہ چاہو اور میرے حضور مطیع ہو کر حاضر ہو اس پر آپ نے اپنی مہر لگائی اور ہُدہُد سے فرمایا ف۱۲ چنانچہ ہُدہُد وہ مکتوب گرامی لیکر بلقیس کے پاس پہونچا اسوقت بلقیس کے گرد اس کے اعیان و وزرا کا مجمع تھا ہُدہُد نے وہ مکتوب بلقیس کی گود میں ڈالدیا اور وہ اسکو دیکھکر خوف سے لرز گئی اور پھر اس پر مہر دیکھکر ف۱۳ اس نے اس خط کو عزت والا یا اس لیے کہا کہ اس پر مہر لگی ہوئی تھی اس سے اس نے جانا کہ کتاب کا بھیجنے والا جلیل المنزلت بادشاہ ہے یا اس لیے کہ اس مکتوب کی ابتدا اللہ تعالیٰ کے نام پاک سے تھی پھر اس نے بتایا کہ وہ مکتوب کس کی طرف سے آیا ہے چنانچہ کہا ف۱۴ یعنی میری تعمیل ارشاد کرو اور تکبر نہ کرو جیسا کہ بعض بادشاہ کیا کرتے ہیں ف۱۵ فرمانبردارانہ شان سے مکتوب کا یہ مضمون سنا کر بلقیس اپنی اعیان دولت کی طرف متوجہ ہوئی۔

ع ۱۷/۲

أَفْتُونِي فِي أَمْرِي مَا كُنتُ قَاطِعَةً أَمْرًا حَتَّىٰ تَشْهَدُونِ ﴿٣٢﴾ قَالُوا
اس معاملہ میں مجھے رائے دو میں کسی معاملہ میں کوئی قطعی فیصلہ نہیں کرتی جبتک تم میرے پاس حاضر نہ ہو وہ بولے
نَحْنُ أُولُو قُوَّةٍ وَأُولُو بَأْسٍ شَدِيدٍ وَالْأَمْرُ إِلَيْكِ فَانظُرِي
ہم زور والے اور بڑی سخت لڑائی والے ہیں ف١ اور اختیار تیرا ہے تو نظر کر
مَاذَا تَأْمُرِينَ ﴿٣٣﴾ قَالَتْ إِنَّ الْمُلُوكَ إِذَا دَخَلُوا قَرْيَةً أَفْسَدُوهَا
کہ کیا حکم دیتی ہے ف٢ بولی بیشک بادشاہ جب کسی بستی میں ف٣ داخل ہوتے ہیں اسے تباہ کردیتے ہیں
وَجَعَلُوا أَعِزَّةَ أَهْلِهَا أَذِلَّةً ۖ وَكَذَٰلِكَ يَفْعَلُونَ ﴿٣٤﴾ وَإِنِّي مُرْسِلَةٌ
اور اس کے عزت والوں کو ف٤ ذلیل اور ایسا ہی کرتے ہیں ف٥ اور میں انکی طرف ایک
إِلَيْهِم بِهَدِيَّةٍ فَنَاظِرَةٌ بِمَ يَرْجِعُ الْمُرْسَلُونَ ﴿٣٥﴾ فَلَمَّا جَاءَ سُلَيْمَانَ
تحفہ بھیجنے والی ہوں پھر دیکھوں گی کہ ایلچی کیا جواب لیکر پلٹے ف٦ پھر جب وہ ف٧ سلیمن کے پاس آیا
قَالَ أَتُمِدُّونَنِ بِمَالٍ فَمَا آتَانِيَ اللَّهُ خَيْرٌ مِّمَّا آتَاكُم بَلْ أَنتُم
فرمایا کیا مال سے میری مدد کرتے ہو تو جو مجھے اللہ نے دیا ف٨ وہ بہتر ہے اس سے جو تمہیں دیا ف٩ بلکہ تمہیں اپنے
بِهَدِيَّتِكُمْ تَفْرَحُونَ ﴿٣٦﴾ ارْجِعْ إِلَيْهِمْ فَلَنَأْتِيَنَّهُم بِجُنُودٍ لَّا قِبَلَ لَهُم
تحفہ پر خوش ہوتے ہو ف١٠ پلٹ جا انکی طرف تو ضرور ہم ان پر وہ لشکر لائیں گے جنکی انھیں طاقت
بِهَا وَلَنُخْرِجَنَّهُم مِّنْهَا أَذِلَّةً وَهُمْ صَاغِرُونَ ﴿٣٧﴾ قَالَ يَا أَيُّهَا الْمَلَأُ
نہ ہوگی اور ضرور ہم انکو اس شہر سے ذلیل کرکے نکالدینگے یوں کہ وہ پست ہوں گے ف١١ سلیمن نے فرمایا اے درباریو
أَيُّكُمْ يَأْتِينِي بِعَرْشِهَا قَبْلَ أَن يَأْتُونِي مُسْلِمِينَ ﴿٣٨﴾ قَالَ عِفْرِيتٌ
تم میں کون ہے کہ وہ اسکا تخت میرے پاس لے آئے قبل اسکے کہ وہ میرے حضور مطیع ہوکر حاضر ہوں ف١٢ ایک بڑا خبیث جن بولا
مِّنَ الْجِنِّ أَنَا آتِيكَ بِهِ قَبْلَ أَن تَقُومَ مِن مَّقَامِكَ ۖ وَإِنِّي
کہ میں وہ تخت حضور میں حاضر کردونگا قبل اس کے کہ حضور اجلاس برخاست کریں ف١٣ اور میں
عَلَيْهِ لَقَوِيٌّ أَمِينٌ ﴿٣٩﴾ قَالَ الَّذِي عِندَهُ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتَابِ أَنَا آتِيكَ
بیشک اس پر قوت والا امانت دار ہوں ف١٤ اس نے عرض کی جس کے پاس کتاب کا علم تھا ف١٥ کہ میں اسے
بِهِ قَبْلَ أَن يَرْتَدَّ إِلَيْكَ طَرْفُكَ ۚ فَلَمَّا رَآهُ مُسْتَقِرًّا عِندَهُ قَالَ
حضور میں حاضر کردونگا ایک پل مارنے سے پہلے ف١٦ پھر جب سلیمن نے تخت کو اپنے پاس رکھا دیکھا کہا

منزل ٥

ف١ اس سے ان کی مراد یہ تھی کہ اگر تیری رائے جنگ کی ہو تو ہم لوگ اس کیلئے تیار ہیں بہادر اور شجاع ہیں صاحب قوت و توانائی ہیں کثیر فوجیں رکھتے ہیں جنگ آزما ہیں ف٢ اے ملکہ ہم تیری اطاعت کرینگے تیرے حکم کے منتظر ہیں اس جواب میں انھوں نے یہ اشارہ کیا کہ انکی رائے جنگ کی ہے یا انکا مدعا یہ ہو کہ ہم جنگی لوگ ہیں رائے اور مشورہ ہمارا کام نہیں تو خود صاحب عقل و تدبیر ہے ہم بہرحال تیرا اتباع کرینگے جب بلقیس نے دیکھا کہ یہ لوگ جنگ کی طرف مائل ہیں تو اس نے انھیں انکی رائے کی خطا پر آگاہ کیا اور جنگ کے نتائج سامنے کیے ف٣ اپنے زور و قوت سے ف٤ قتل اور قید اور اہانت کے ساتھ ف٥ یہی بادشاہوں کا طریقہ ہے بادشاہوں کی عادت کا جو اسکو علم تھا اس کی بنا پر اس نے یہ کہا اور مراد اسکی یہ تھی کہ جنگ مناسب نہیں ہے اس میں ملک اور اہل ملک کی تباہی و بربادی کا خطرہ ہے اسکے بعد اس نے اپنی رائے کا اظہار کیا اور کہا ف٦ اس سے معلوم ہو جائیگا کہ وہ بادشاہ ہیں یا نبی کیونکہ بادشاہ عزت و احترام کیساتھ ہدیہ قبول کرتے ہیں اگر وہ بادشاہ ہیں تو ہدیہ قبول کرلیں گے اور اگر نبی ہیں تو ہدیہ قبول نہ کرینگے اور سوا اسکے کہ ہم انکے دین کا اتباع کریں وہ اور کسی بات سے راضی نہ ہونگے تو اس نے پانچسو غلام اور پانچسو باندیاں بہترین لباس اور زیوروں کیساتھ آراستہ کرکے زرنگار زینوں پر سوار کرکے بھیجے اور پانچسو اینٹیں سونے کی اور جواہر سے مرصع تاج اور مشک و عنبر وغیرہ وغیرہ مع ایک خط کے اپنے قاصد کے ساتھ روانہ کیے ہدہد یہ دیکھکر چلدیا اور اس نے حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس سب خبر پہونچائی آپنے حکم دیا کہ سونے چاندی کی اینٹیں بناکر نو فرسنگ کے میدان میں بچھادی جائیں اور اسکے گرد سونے چاندی سے احاطہ کی بلند دیوار بنادیجائے اور بر و بحر کے خوبصورت جانور اور جنات کے بچے دائیں بائیں حاضر کیے جائیں ف٧ یعنی بلقیس کا ایلچی مع اپنی جماعت کے ہدیہ لیکر ف٨ یعنی دین اور نبوت اور حکمت و ملک ف٩ مال و اسباب دنیا ف١٠ یعنی تم اہل مفاخرت دنیا ہو ظاہر دنیا پر فخر کرتے ہو اور ایک دوسرے کے ہدیہ پر خوش ہوتے ہو مجھے نہ دنیا سے خوشی ہوتی ہے نہ اس کی حاجت اللہ تعالیٰ نے مجھے اتنا کثیر عطا فرمایا کہ اوروں کو نہ دیا باوجود اسکے دین اور نبوت سے مجھکو مشرف کیا اس کے بعد حضرت سلیمان علیہ السلام نے وفد کے امیر منذر بن عمرو سے فرمایا کہ یہ ہدیے لیکر ف١١ یعنی اگر وہ میرے پاس مسلمان ہوکر حاضر نہ ہوئے تو یہ انجام ہوگا جب قاصد ہدیے لیکر بلقیس کے پاس واپس گئے اور تمام واقعات سنائے تو اس نے کہا بیشک وہ نبی ہیں اور ہمیں ان سے مقابلہ کی طاقت نہیں اور اس نے اپنا تخت اپنے سات محلوں میں سے سب سے پچھلے محل میں محفوظ کرکے تمام دروازے مقفل کردیئے اور ان پر پہرہ دار مقرر کردیے اور حضرت سلیمان علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہونیکا انتظام کیا تاکہ دیکھے کہ آپ اسکو کیا حکم فرماتے ہیں اور وہ ایک لشکر گراں لیکر آپکی طرف روانہ ہوئی جسمیں بارہ ہزار نواب تھے اور ہر نواب کے ساتھ ہزاروں لشکری جب اتنے قریب پہونچگئی کہ حضرت سے صرف ایک فرسنگ کا فاصلہ رہ گیا ف١٢ اس سے آپکا مدعا یہ تھا کہ اسکا تخت حاضر کرکے اسکو اللہ تعالیٰ کی قدرت اور اپنی نبوت پر دلالت کرنیوالا معجزہ دکھادیں بعضوں نے کہا ہے کہ آپنے چاہا کہ اس کے آنے سے قبل اسکی وضع بدل دیں اور اس سے اسکی عقل کا امتحان فرمائیں کہ پہچان سکتی ہے یا نہیں ف١٣ اور آپکا اجلاس صبح سے دوپہر تک ہوتا تھا ف١٤ حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا میں اس سے جلد چاہتا ہوں ف١٥ یعنی آپکے وزیر آصف بن برخیا جو اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم جانتے تھے ف١٦ حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا لاؤ حاضر کرو آصف نے عرض کیا آپ نبی ابن نبی ہیں اور جو رتبہ بارگاہ الٰہی میں آپ کو حاصل ہے یہاں کسکو میسر ہے آپ دعا کریں تو وہ آپ کے پاس ہی ہوگا آپ نے فرمایا تم سچ کہتے ہو اور دعا کی اسی وقت تخت زمین کے نیچے نیچے چل کر حضرت سلیمان علیہ السلام کی کرسی کے قریب نمودار ہوا۔

هٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّيْ ۖ لِيَبْلُوَنِيْٓ ءَاَشْكُرُ اَمْ اَكْفُرُ ۭ وَمَنْ شَكَرَ فَاِنَّمَا

یہ میرے رب کے فضل سے ہے تاکہ مجھے آزمائے کہ میں شکر کرتا ہوں یا ناشکری اور جو شکر کرے وہ ف۱ اپنے

يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ رَبِّيْ غَنِيٌّ كَرِيْمٌ ﴿٤٠﴾ قَالَ نَكِّرُوْا لَهَا

بھلے کو شکر کرتا ہے اور جو ناشکری کرے تو میرا رب بے پرواہ ہے سب خوبیوں والا سلیمٰن نے حکم دیا عورت کا تخت

عَرْشَهَا نَنْظُرْ اَتَهْتَدِيْٓ اَمْ تَكُوْنُ مِنَ الَّذِيْنَ لَا يَهْتَدُوْنَ ﴿٤١﴾ فَلَمَّا

اس کے سامنے وضع بدل کر بیگانہ کردو کہ ہم دیکھیں کہ وہ راہ پاتی ہے یا ان میں ہوتی ہے جو نا واقف رہے پھر جب

جَاۗءَتْ قِيْلَ اَهٰكَذَا عَرْشُكِ ۭ قَالَتْ كَاَنَّهٗ هُوَ ۚ وَاُوْتِيْنَا الْعِلْمَ

وہ آئی اس سے کہا گیا کیا تیرا تخت ایسا ہی ہے بولی گویا یہ وہی ہے ف۲ اور ہم کو اس واقعہ سے

مِنْ قَبْلِهَا وَكُنَّا مُسْلِمِيْنَ ﴿٤٢﴾ وَصَدَّهَا مَا كَانَتْ تَّعْبُدُ مِنْ دُوْنِ

پہلے خبر مل چکی ف۳ اور ہم فرمانبردار ہوئے ف۴ اور اسے روکا ف۵ اس چیز نے جسے وہ

اللّٰهِ ۭ اِنَّهَا كَانَتْ مِنْ قَوْمٍ كٰفِرِيْنَ ﴿٤٣﴾ قِيْلَ لَهَا ادْخُلِي الصَّرْحَ ۚ فَلَمَّا

اللہ کے سوا پوجتی تھی بے شک وہ کافر لوگوں میں سے تھی اُس سے کہا گیا صحن میں آ ف۶ پھر جب

رَاَتْهُ حَسِبَتْهُ لُجَّةً وَّكَشَفَتْ عَنْ سَاقَيْهَا ۭ قَالَ اِنَّهٗ صَرْحٌ مُّمَرَّدٌ مِّنْ

اس نے اُسے دیکھا اسے گہرا پانی سمجھی اور اپنی ساقیں کھولیں ف۷ سلیمٰن نے فرمایا یہ تو ایک چکنا صحن ہے

قَوَارِيْرَ ڛ قَالَتْ رَبِّ اِنِّىْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ وَاَسْلَمْتُ مَعَ سُلَيْمٰنَ لِلّٰهِ رَبِّ

شیشوں جڑا ف۸ عورت نے عرض کی اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا ف۹ اور اب سلیمٰن کے ساتھ اللہ کے حضور گردن رکھتی ہوں جو رب

الْعٰلَمِيْنَ ﴿٤٤﴾ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰى ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ فَاِذَا

سارے جہاں کا ف۱۰ اور بیشک ہم نے ثمود کی طرف اُنکے ہم قوم صالح کو بھیجا کہ اللہ کو پوجو ف۱۱ تو جبھی

هُمْ فَرِيْقٰنِ يَخْتَصِمُوْنَ ﴿٤٥﴾ قَالَ يٰقَوْمِ لِمَ تَسْتَعْجِلُوْنَ بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ

وہ دو گروہ ہوگئے ف۱۲ جھگڑا کرتے ف۱۳ صالح نے فرمایا اے میری قوم کیوں برائی کی جلدی کرتے ہو ف۱۴

الْحَسَنَةِ ۚ لَوْلَا تَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿٤٦﴾ قَالُوا اطَّيَّرْنَا بِكَ وَ

بھلائی سے پہلے ف۱۵ اللہ سے بخشش کیوں نہیں مانگتے ف۱۶ شاید تم پر رحم ہو ف۱۷ بولے ہم نے برا شگون لیا تم سے

بِمَنْ مَّعَكَ ۭ قَالَ طٰۗىِٕرُكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ تُفْتَنُوْنَ ﴿٤٧﴾ وَكَانَ

اور تمہارے ساتھیوں سے ف۱۸ فرمایا تمہاری بدشگونی اللہ کے پاس ہے ف۱۹ بلکہ تم لوگ فتنے میں پڑے ہو ف۲۰ اور

ف۱ کہ اس شکر کا نفع خود اس شکرگزار کی طرف عائد ہوتا ہے ف۲ اس جواب سے اس کا کمال عقل معلوم ہوا اب اس سے کہا گیا کہ یہ تیرا ہی تخت ہے دروازہ بند کرنے قفل لگانے پہرہ دار مقرر کرنے سے کیا فائدہ ہوا اس پر اس نے کہا ف۳ اللہ تعالیٰ کی قدرت اور آپ کی صحت نبوت کی ہدہد کے واقعہ سے اور امیر وفد سے ف۴ ہم نے آپ کی اطاعت اور آپ کی فرمانبرداری اختیار کی ف۵ اللہ کی عبادت و توحید سے یا اسلام کی طرف تقدم سے ف۶ وہ صحن شفاف آبگینہ کا تھا اُس کے نیچے آب جاری تھا اس میں مچھلیاں تھیں اور اُس کے وسط میں حضرت سلیمان علیہ السلام کا تخت تھا جس پر آپ جلوہ افروز تھے ف۷ تاکہ پانی میں چلکر حضرت سلیمان علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو ف۸ یہ پانی نہیں ہے یہ سن کر بلقیس نے اپنی ساقیں چھپالیں اور اس سے اسکو بہت تعجب ہوا اور اس نے یقین کیا کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کا ملک و حکومت اللہ کی طرف سے ہے اور ان عجائبات سے اُس نے اللہ تعالیٰ کی توحید اور آپ کی نبوت پر استدلال کیا اب حضرت سلیمان علیہ السلام نے اسکو اسلام کی دعوت دی ف۹ کہ تیرے غیر کو پوجا آفتاب کی پرستش کی ف۱۰ چنانچہ اس نے اخلاص کیساتھ توحید و اسلام کو قبول کیا اور خالص اللہ تعالیٰ کی عبادت اختیار کی ف۱۱ اور کسی کو اسکا شریک نہ کرو ف۱۲ ایک مؤمن اور ایک کافر ف۱۳ ہر فریق اپنے ہی کو حق پر کہتا اور دونوں باہم جھگڑتے کافر گروہ نے کہا اے صالح جس عذاب کا تم وعدہ دیتے ہو اسکو لاؤ اگر رسولوں میں سے ہو ف۱۴ یعنی بلا و عذاب کی ف۱۵ بھلائی سے مراد عافیت و رحمت ہے ف۱۶ عذاب نازل ہونے سے پہلے کفر سے توبہ کرکے ایمان لاکر ف۱۷ اور دنیا میں عذاب نہ کیا جائے ف۱۸ حضرت صالح علیہ الصلوٰة والسلام جب مبعوث ہوئے اور قوم نے تکذیب کی اسکے باعث بارش رک گئی قحط ہوگیا لوگ بھوکے مرنے لگے اسکو اُنھوں نے حضرت صالح علیہ السلام کی تشریف آوری کی طرف نسبت کیا اور آپ کی آمد کو بدشگونی سمجھا ف۱۹ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ بدشگونی جو تمہارے پاس آئی یہ تمہارے کفر کے سبب اللہ تعالیٰ کی طرف سے آئی ف۲۰ آزمائش میں ڈالے گئے یا اپنے دین کے باعث عذاب میں مبتلا ہوئے۔

منزل ۵

ع ۳
۱۳
۱۸

وَكَانَ فِي الْمَدِينَةِ تِسْعَةُ رَهْطٍ يُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ وَلَا يُصْلِحُونَ ﴿٤٨﴾

شہر میں نو شخص تھے ف۱ کہ زمین میں فساد کرتے اور سنوار نہ چاہتے

قَالُوا تَقَاسَمُوا بِاللَّهِ لَنُبَيِّتَنَّهُ وَأَهْلَهُ ثُمَّ لَنَقُولَنَّ لِوَلِيِّهِ مَا شَهِدْنَا

آپس میں اللہ کی قسمیں کھا کر بولے ہم ضرور راتکو چھاپا ماریں گے صالح اور اسکے گھر والوں پر ف۲ پھر اسکے وارث سے ف۳ کہیں گے اس گھر

مَهْلِكَ أَهْلِهِ وَإِنَّا لَصَادِقُونَ ﴿٤٩﴾ وَمَكَرُوا مَكْرًا وَمَكَرْنَا مَكْرًا وَهُمْ لَا

والوں کے قتل کے وقت ہم حاضر نہ تھے اور بیشک ہم سچے ہیں اور انھوں نے اپنا سا مکر کیا اور ہم نے اپنی خفیہ تدبیر فرمائی ف۴ اور وہ

يَشْعُرُونَ ﴿٥٠﴾ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ مَكْرِهِمْ أَنَّا دَمَّرْنَاهُمْ وَقَوْمَهُمْ

غافل رہے تو دیکھو کیسا انجام ہوا انکے مکر کا ہم نے ہلاک کر دیا انھیں ف۵ اور انکی ساری قوم

أَجْمَعِينَ ﴿٥١﴾ فَتِلْكَ بُيُوتُهُمْ خَاوِيَةً بِمَا ظَلَمُوا إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً

ف۶ تو یہ ہیں انکے گھر ڈھے پڑے بدلا انکے ظلم کا بیشک اس میں نشانی ہے

لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ﴿٥٢﴾ وَأَنْجَيْنَا الَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ ﴿٥٣﴾ وَلُوطًا

جاننے والوں کیلیے اور ہم نے انکو بچالیا جو ایمان لائے ف۷ اور ڈرتے تھے ف۸ اور لوط کو

إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ أَتَأْتُونَ الْفَاحِشَةَ وَأَنْتُمْ تُبْصِرُونَ ﴿٥٤﴾ أَئِنَّكُمْ لَتَأْتُونَ

جب اس نے اپنی قوم سے کہا کیا بیحیائی پر آتے ہو ف۹ اور تم سوجھ رہے ہو ف۱۰ کیا تم مردوں کے

الرِّجَالَ شَهْوَةً مِنْ دُونِ النِّسَاءِ بَلْ أَنْتُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُونَ ﴿٥٥﴾ فَمَا كَانَ

پاس مستی سے جاتے ہو عورتیں چھوڑ کر ف۱۱ بلکہ تم جاہل لوگ ہو ف۱۲ تو اس کی

جَوَابَ قَوْمِهِ إِلَّا أَنْ قَالُوا أَخْرِجُوا آلَ لُوطٍ مِنْ قَرْيَتِكُمْ إِنَّهُمْ

قوم کا کچھ جواب نہ تھا مگر یہ کہ بولے لوط کے گھرانے کو اپنی بستی سے نکال دو یہ لوگ تو

أُنَاسٌ يَتَطَهَّرُونَ ﴿٥٦﴾ فَأَنْجَيْنَاهُ وَأَهْلَهُ إِلَّا امْرَأَتَهُ قَدَّرْنَاهَا مِنَ

ستھرا پن چاہتے ہیں ف۱۳ تو ہم نے اُسے اور اسکے گھر والوں کو نجات دی مگر اسکی عورت کو ہم نے ٹھہرا دیا تھا کہ وہ

الْغَابِرِينَ ﴿٥٧﴾ وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَطَرًا فَسَاءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِينَ ﴿٥٨﴾ قُلِ الْحَمْدُ

رہجانیوالوں میں ہے ف۱۴ اور ہم نے ان پر ایک برساؤ برسایا ف۱۵ تو کیا ہی برا برساؤ تھا ڈرائے ہوؤں کا تم کہو سب خوبیاں

لِلَّهِ وَسَلَامٌ عَلَىٰ عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَىٰ آللَّهُ خَيْرٌ أَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿٥٩﴾

اللہ کو ف۱۶ اور سلام اس کے چنے ہوئے بندوں پر ف۱۷ کیا اللہ بہتر ف۱۸ یا انکے ساختہ شریک ف۱۹

ف۱ یعنی ثمود کے شہر میں جسکا نام حجر ہے اُنکے شریف زادوں میں سے نو شخص تھے جنکا سردار قدار بن سالف تھا یہی لوگ ہیں جنھوں نے ناقہ کی کونچیں کاٹنے میں سعی کی تھی ف۲ یعنی رات کے وقت انکو اور انکی اولاد کو اور اُنکے متبعین کو جو انپر ایمان لائے ہیں قتل کر دینگے ف۳ جسکو ان کے خون کا بدلہ طلب کرنے کا حق ہوگا ف۴ یعنی اُنکے مکر کی جزا یہ دی کہ اُنکے عذاب میں جلدی فرمائی ف۵ یعنی اُن نو شخصوں کو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس شب حضرت صالح علیہ السلام کے مکان کی حفاظت کے لیے فرشتے بھیجے تو وہ نو شخص ہتھیار باندھکر تلواریں کھینچ کر حضرت صالح علیہ السلام کے دروازے پر آئے فرشتوں نے اُنکے پتھر مارے وہ پتھر لگتے تھے اور مارنے والے نظر نہ آتے تھے اس طرح ان نو کو ہلاک کیا ف۶ ہولناک آواز سے ف۷ حضرت صالح علیہ السلام پر ف۸ انکی نافرمانی سے ان لوگوں کی تعداد چار ہزار تھی ف۹ اس بے حیائی سے مراد اُن کی بدکاری ہے ف۱۰ یعنی اس فعل کی قباحت جانتے ہو یا یہ معنی ہیں کہ ایک دوسرے کے سامنے بے پردہ بالاعلان بدفعلی کا ارتکاب کرتے ہو یا یہ کہ تم اپنے سے پہلے نافرمانی کرنے والوں کی تباہی اور ان کے عذاب کے آثار دیکھتے ہو پھر بھی اس بدافعالی میں مبتلا ہو ف۱۱ باوجودیکہ مردوں کے لیے عورتیں بنائی گئی ہیں مردوں کے لیے مرد اور عورتوں کے لیے عورتیں نہیں بنائی گئیں لہٰذا یہ فعل حکمت الٰہی کی مخالفت ہے ف۱۲ جو ایسا فعل کرتے ہو ف۱۳ اور اس گندے کام کو منع کرتے ہیں ف۱۴ عذاب میں ف۱۵ پتھروں کا ف۱۶ یہ خطاب ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کہ پچھلی اُمتوں کے ہلاک پر اللہ تعالیٰ کی حمد بجالائیں ف۱۷ یعنی انبیاء و مرسلین پر حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ چنے ہوئے بندوں سے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب مراد ہیں ف۱۸ خدا پرستوں کے لیے جو خاص اس کی عبادت کریں اور اسپر ایمان لائیں اور وہ اُنھیں عذاب ہلاک سے بچالے ف۱۹ یعنی بت جو اپنے پرستاروں کے کچھ کام نہ آسکیں تو جب ان میں کوئی بھلائی نہیں وہ کوئی نفع نہیں پہونچا سکتے تو اُن کو پوجنا اور معبود ماننا نہایت بے جا ہے اس کے بعد چند انواع ذکر فرمائے جاتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور اس کے کمال قدرت پر دلالت کرتے ہیں۔

منزل ۵

ع ۱۴ ۴ ۱۹

أَمَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ وَأَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ السَّمَاءِ مَاءً

یا وہ جس نے آسمان و زمین بنائے ف۱ اور تمہارے لیے آسمان سے پانی اُتارا

فَأَنْبَتْنَا بِهِ حَدَائِقَ ذَاتَ بَهْجَةٍ مَّا كَانَ لَكُمْ أَنْ تُنْبِتُوا شَجَرَهَا ۗ أَإِلٰهٌ

تو ہم نے اُس سے باغ اُگائے رونق والے تمہاری طاقت نہ تھی کہ اُن کے پیڑ اُگاتے ف۲ کیا

مَّعَ اللّٰهِ ۚ بَلْ هُمْ قَوْمٌ يَعْدِلُونَ ﴿٦٠﴾ أَمَّنْ جَعَلَ الْأَرْضَ قَرَارًا وَجَعَلَ

اللہ کیساتھ کوئی اور خدا ہے ف۳ بلکہ وہ لوگ راہ سے کتراتے ہیں ف۴ یا وہ جس نے زمین بسنے کو بنائی اور اس کے

خِلٰلَهَا أَنْهٰرًا وَّجَعَلَ لَهَا رَوَاسِيَ وَجَعَلَ بَيْنَ الْبَحْرَيْنِ حَاجِزًا ۗ أَإِلٰهٌ

بیچ میں نہریں نکالیں اور اس کے لیے لنگر بنائے ف۵ اور دونوں سمندروں میں آڑ رکھی ف۶ کیا اللہ کے

مَّعَ اللّٰهِ ۚ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٦١﴾ أَمَّنْ يُّجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ

ساتھ اور خدا ہے بلکہ ان میں اکثر جاہل ہیں ف۷ یا وہ جو لاچار کی سنتا ہے ف۸ جب اسے پکارے

وَيَكْشِفُ السُّوءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَاءَ الْأَرْضِ ۗ أَإِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ۚ قَلِيلًا مَّا

اور دور کردیتا ہے بُرائی اور تمہیں زمین کا وارث کرتا ہے ف۹ کیا اللہ کے ساتھ اور خدا ہے بہت ہی کم

تَذَكَّرُونَ ﴿٦٢﴾ أَمَّنْ يَّهْدِيكُمْ فِي ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَنْ يُّرْسِلُ الرِّيٰحَ

دھیان کرتے ہو یا وہ جو تمہیں راہ دکھاتا ہے ف۱۰ اندھیریوں میں خشکی اور تری کی ف۱۱ اور وہ کہ ہوائیں بھیجتا ہے

بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهِ ۗ أَإِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ۚ تَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿٦٣﴾

اپنی رحمت کے آگے خوشخبری سناتی ف۱۲ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور خدا ہے برتر ہے اللہ اُن کے شرک سے

أَمَّنْ يَّبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ وَمَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ۗ

یا وہ جو خلق کی ابتدا فرماتا ہے پھر اُسے دوبارہ بنائیگا ف۱۳ اور وہ جو تمہیں آسمانوں اور زمین سے روزی دیتا ہے ف۱۴

أَإِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ۚ قُلْ هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِينَ ﴿٦٤﴾ قُلْ لَّا

کیا اللہ کیساتھ اور کوئی خدا ہے تم فرماؤ کہ اپنی دلیل لاؤ اگر تم سچے ہو ف۱۵ تم فرماؤ

يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ الْغَيْبَ إِلَّا اللّٰهُ ۚ وَمَا يَشْعُرُونَ أَيَّانَ

خود غیب نہیں جانتے جو کوئی آسمانوں اور زمین میں ہیں مگر اللہ ف۱۶ اور اُنہیں خبر نہیں کہ کب اُٹھائے

يُبْعَثُونَ ﴿٦٥﴾ بَلِ ادّٰرَكَ عِلْمُهُمْ فِي الْآخِرَةِ ۚ بَلْ هُمْ فِي شَكٍّ

جائیں گے کیا اُن کے علم کا سلسلہ آخرت کے جاننے تک پہونچ گیا ف۱۷ کوئی نہیں وہ اسکی طرف سے شک میں ہیں ف۱۸

ف۱ عظیم ترین اشیاء جو مشاہدے میں آتی ہیں اور اللہ تعالیٰ کی قدرت عظیمہ پر دلالت کرتی ہیں ان کا ذکر فرمایا معنیٰ یہ ہیں کہ کیا بت بہتر ہیں یا وہ جس نے آسمان اور زمین جیسی عظیم اور عجیب مخلوق بنائی ف۲ یہ تمہاری قدرت میں نہ تھا ف۳ کیا یہ دلائل قدرت دیکھکر ایسا کہا جا سکتا ہے ہرگز نہیں وہ واحد ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں ف۴ جو اسکے لیے شریک ٹھہراتے ہیں ف۵ وزنی پہاڑ جو اسے جنبش سے روکتے ہیں ف۶ کہ کھاری میٹھے ملنے نہ پائیں ف۷ جو اپنے رب کی توحید اور اس کے قدرت و اختیار کو نہیں جانتے اور اسپر ایمان نہیں لاتے ف۸ اور حاجت روائی فرماتا ہے ف۹ کہ تم اس میں سکونت کرو اور قرنا بعد قرن اس میں متصرف رہو ف۱۰ تمہارے منازل و مقاصد کی ف۱۱ ستاروں سے اور علامتوں سے ف۱۲ رحمت سے مراد یہاں بارش ہے ف۱۳ اسکی موت کے بعد اگرچہ موت کے بعد زندہ کیے جانیکے کفار مقر و معترف نہ تھے لیکن جبکہ اسپر براہین قائم ہیں تو انکا اقرار نہ کرنا کچھ قابل لحاظ نہیں بلکہ جب وہ ابتدائی پیدائش کے قائل ہیں تو انھیں اعادہ کا قائل ہونا پڑے گا کیونکہ ابتداءً اعادے پر دلالت قویہ کرتی ہے تو اب اُنکے لیے کوئی جائے عذر و انکار باقی نہیں رہی ف۱۴ آسمان سے بارش اور زمین سے نباتات ف۱۵ اپنے اس دعوٰی میں کہ

منزل ۵

اللہ کے سوا اور بھی معبود ہیں تو بتاؤ جو جو صفات و کمالات اوپر ذکر کیے گئے وہ کس میں ہیں اور جب اللہ کے سوا ایسا کوئی نہیں تو پھر کسی دوسرے کو کسطرح معبود ٹھہراتے ہو یہاں هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ فرماکر انکے عجز و بطلان کا اظہار منظور ہے ف۱۶ وہی جاننے والا ہے غیب کا اسکو اختیار ہے جسے چاہے بتائے چنانچہ اپنے پیارے انبیاء کو بتاتا ہے جیسا کہ سورۂ آل عمران میں ہے وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِي مِنْ رُّسُلِهِ مَنْ يَّشَاءُ یعنی اللہ کی شان نہیں کہ تمہیں غیب کا علم دے ہاں اللہ چن لیتا ہے اپنے رسولوں میں سے جسے چاہے اور بکثرت آیات میں اپنے پیارے رسولوں کو غیبی علوم عطا فرمانے کا ذکر فرمایا گیا اور خود اسی پارے میں اس سے اگلے رکوع میں وارد ہے وَمَا مِنْ غَائِبَةٍ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ إِلَّا فِي كِتٰبٍ مُّبِينٍ ۝ یعنی جتنے غیب ہیں آسمان اور زمین کے سب ایک بتانیوالی کتاب میں ہیں شانِ نزول یہ آیت مشرکین کے حق میں نازل ہوئی جنھوں نے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے قیامت کے آنے کا وقت دریافت کیا تھا ف۱۷ اور انھیں قیامت قائم ہونیکا علم و یقین حاصل ہو گیا جو وہ اس کا وقت دریافت کرتے ہیں ف۱۸ اُنھیں ابھی تک قیامت کے آنے کا یقین نہیں ہے۔

مِنْهَا ۫ بَلْ هُمْ مِّنْهَا عَمُوْنَ ﴿۶۶﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا ءَاِذَا كُنَّا تُرٰبًا وَّ ع ۶ ۱

بلکہ وہ اس سے اندھے ہیں — اور کافر بولے — کیا جب ہم اور ہمارے باپ دادا

اٰبَآؤُنَآ اَئِنَّا لَمُخْرَجُوْنَ ﴿۶۷﴾ لَقَدْ وُعِدْنَا هٰذَا نَحْنُ وَاٰبَآؤُنَا مِنْ قَبْلُ

مٹی ہو جائینگے کیا ہم پھر نکالے جائیں گے ف۱ بیشک اسکا وعدہ دیا گیا ہم کو اور ہم سے پہلے ہمارے باپ داداؤں کو

اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۶۸﴾ قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا

یہ تو نہیں مگر اگلوں کی کہانیاں ف۲ تم فرماؤ زمین میں چلکر دیکھو

كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۶۹﴾ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُنْ فِيْ

کیسا ہوا انجام مجرموں کا ف۳ اور تم ان پر غم نہ کھاؤ ف۴ اور ان کے

ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ ﴿۷۰﴾ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ

مکر سے دل تنگ نہ ہو ف۵ اور کہتے ہیں کب آئے گا یہ وعدہ ف۶ اگر تم

صٰدِقِيْنَ ﴿۷۱﴾ قُلْ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ رَدِفَ لَكُمْ بَعْضُ الَّذِيْ تَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿۷۲﴾

سچے ہو — تم فرماؤ قریب ہے کہ تمہارے پیچھے آ لگی ہو بعض وہ چیز جس کی تم جلدی مچا رہے ہو ف۷

وَاِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَشْكُرُوْنَ ﴿۷۳﴾ وَ

اور بیشک تیرا رب فضل والا ہے آدمیوں پر ف۸ لیکن اکثر آدمی حق نہیں مانتے ف۹ اور

اِنَّ رَبَّكَ لَيَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُوْرُهُمْ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ﴿۷۴﴾ وَمَا مِنْ غَآئِبَةٍ فِي

بیشک تمہارا رب جانتا ہے جو انکے سینوں میں چھپی ہے اور جو وہ ظاہر کرتے ہیں ف۱۰ اور جتنے غیب ہیں

السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ﴿۷۵﴾ اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَقُصُّ عَلٰى

آسمانوں اور زمین کے سب ایک بتانے والی کتاب میں ہیں ف۱۱ بیشک یہ قرآن ذکر فرماتا ہے

بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اَكْثَرَ الَّذِيْ هُمْ فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۷۶﴾ وَاِنَّهٗ لَهُدًى

بنی اسرائیل سے اکثر وہ باتیں جس میں وہ اختلاف کرتے ہیں ف۱۲ اور بیشک وہ ہدایت

وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۷۷﴾ اِنَّ رَبَّكَ يَقْضِيْ بَيْنَهُمْ بِحُكْمِهٖ ۚ وَهُوَ

اور رحمت ہے مسلمانوں کیلئے — بے شک تمہارا رب انکے آپس میں فیصلہ فرماتا ہے اپنے حکم سے اور وہی ہے

الْعَزِيْزُ الْعَلِيْمُ ﴿۷۸﴾ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۭ اِنَّكَ عَلَى الْحَقِّ الْمُبِيْنِ ﴿۷۹﴾

عزت والا علم والا — تو تم اللہ پر بھروسا کرو — بے شک تم روشن حق پر ہو

ف۱ اپنی قبروں سے زندہ

ف۲ یعنی (معاذ اللہ) جھوٹی باتیں

ف۳ کہ وہ انکار کے سبب عذاب سے ہلاک کیے گئے

ف۴ انکے اعراض و تکذیب کرنے اور اسلام سے محروم رہنے کے سبب

ف۵ کیونکہ اللہ آپ کا حافظ و ناصر ہے

ف۶ یعنی یہ وعدۂ عذاب کب پورا ہوگا

ف۷ یعنی عذاب الٰہی چنانچہ وہ عذاب روزِ بدر انہیں آ ہی گیا اور باقی کو وہ بعد موت پائیں گے

ف۸ اسی لیے عذاب میں تاخیر فرماتا ہے

منزل ۵

ف۹ اور شکر گزاری نہیں کرتے اور اپنی جہالت سے عذاب کی جلدی کرتے ہیں

ف۱۰ یعنی رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ عداوت رکھنا اور آپ کی مخالفت میں مکاریاں کرنا سب کچھ اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے وہ اس کی سزا دے گا

ف۱۱ یعنی لوح محفوظ میں ثبت ہیں اور جنھیں انکا دیکھنا بفضل الٰہی میسر ہے اُن کے لیے ظاہر ہیں

ف۱۲ دینی امور میں اہل کتاب نے آپس میں اختلاف کیا اُنکے بہت فرقے ہو گئے اور آپس میں لعن طعن کرنے لگے تو قرآن کریم نے اسکا بیان فرمایا ایسا بیان کیا کہ اگر وہ انصاف کریں اور اسکو قبول کریں اور اسلام لائیں تو انہیں یہ باہمی اختلاف باقی نہ رہے۔

اِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَآءَ اِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ ﴿۸۰﴾

بے شک تمھارے سنائے نہیں سنتے مُردے ف۱ اور نہ تمھارے سنائے بہرے پکار سنیں جب پھریں پیٹھ دیکر ف۲

وَمَآ اَنْتَ بِهٰدِى الْعُمْىِ عَنْ ضَلٰلَتِهِمْؕ اِنْ تُسْمِعُ اِلَّا مَنْ يُّؤْمِنُ

اور اندھوں کو ف۳ گمراہی سے تم ہدایت کرنے والے نہیں تمھارے سنائے تو وہی سنتے ہیں جو ہماری آیتوں پر ایمان

بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۸۱﴾ وَاِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ اَخْرَجْنَا لَهُمْ

لاتے ہیں ف۴ اور وہ مسلمان ہیں اور جب بات ان پر آپڑے گی ف۵ ہم زمین سے ان کے لیے ایک چوپایہ ع

دَآبَّةً مِّنَ الْاَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ اَنَّ النَّاسَ كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا لَا يُوْقِنُوْنَ ﴿۸۲﴾

نکالیں گے ف۶ جو لوگوں سے کلام کریگا ف۷ اسلیے کہ لوگ ہماری آیتوں پر ایمان نہ لاتے تھے ف۸

وَيَوْمَ نَحْشُرُ مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ فَوْجًا مِّمَّنْ يُّكَذِّبُ بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ﴿۸۳﴾

اور جسدن اُٹھائیں گے ہم ہر گروہ میں سے ایک فوج جو ہماری آیتوں کو جھٹلاتی ہے ف۹ تو انکے اگلے روکے جائینگے کہ پچھلے اُنسے آملیں

حَتّٰٓى اِذَا جَآءُوْ قَالَ اَكَذَّبْتُمْ بِاٰيٰتِىْ وَلَمْ تُحِيْطُوْا بِهَا عِلْمًا اَمَّا

یہانتک کہ جب سب حاضر ہو لینگے ف۱۰ فرمائیگا کیا تم نے میری آیتیں جھٹلائیں حالانکہ تمھارا علم اُن تک نہ پہونچتا تھا ف۱۱ یا

ذَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۸۴﴾ وَوَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ بِمَا ظَلَمُوْا فَهُمْ لَا يَنْطِقُوْنَ ﴿۸۵﴾

کیا کام کرتے تھے ف۱۲ اور بات پڑچکی اُن پر ف۱۳ اُنکے ظلم کے سبب تو وہ اب کچھ نہیں بولتے ف۱۴

اَلَمْ يَرَوْا اَنَّا جَعَلْنَا الَّيْلَ لِيَسْكُنُوْا فِيْهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًاؕ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ

کیا اُنھوں نے نہ دیکھا کہ ہم نے رات بنائی کہ اس میں آرام کریں اور دن کو بنایا سُجھانے والا بیشک اس میں ضرور

لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۸۶﴾ وَيَوْمَ يُنْفَخُ فِى الصُّوْرِ فَفَزِعَ

نشانیاں ہیں اُن لوگوں کیلیے کہ ایمان رکھتے ہیں ف۱۵ اور جس دن پھونکا جائے گا صور ف۱۶ تو گھبرائے جائیں گے

مَنْ فِى السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِى الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُؕ وَكُلٌّ

جتنے آسمانوں میں ہیں اور جتنے زمین میں ہیں ف۱۷ مگر جسے خدا چاہے ف۱۸ اور سب

اَتَوْهُ دٰخِرِيْنَ ﴿۸۷﴾ وَتَرَى الْجِبَالَ تَحْسَبُهَا جَامِدَةً وَّهِىَ تَمُرُّ مَرَّ

اسکے حضور حاضر ہوئے عاجزی کرتے ف۱۹ اور تو دیکھے گا پہاڑ انکو خیال کریگا کہ وہ جمے ہوئے ہیں اور وہ چلتے ہونگے بادل کی چال

السَّحَابِؕ صُنْعَ اللّٰهِ الَّذِىْٓ اَتْقَنَ كُلَّ شَىْءٍؕ اِنَّهٗ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَفْعَلُوْنَ ﴿۸۸﴾

ف۲۰ یہ کام ہے اللہ کا جس نے حکمت سے بنائی ہر چیز بے شک اسے خبر ہے تمھارے کاموں کی

ف۱ مُردوں سے مراد یہاں کفار ہیں جنکے دل مردہ ہیں چنانچہ اسی آیت میں اُنکے مقابل اہل ایمان کا ذکر فرمایا اِنْ تُسْمِعُ اِلَّا مَنْ يُّؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا جو لوگ اس آیت سے مُردوں کے نہ سننے پر استدلال کرتے ہیں اُنکا استدلال غلط ہے چونکہ یہاں مردہ کفار کو فرمایا گیا اور ان سے بھی مطلقاً ہر کلام کے سننے کی نفی مراد نہیں ہے بلکہ پند و موعظت اور کلام ہدایت کے بسمع قبول سننے کی نفی ہے اور مراد یہ ہے کہ کافر مردہ دل ہیں کہ نصیحت سے منتفع نہیں ہوتے اس آیت کے معنی یہ بتانا کہ مُردے نہیں سنتے بالکل غلط ہے صحیح احادیث سے مُردوں کا سننا ثابت ہے ف۲ معنی یہ ہیں کہ کفار غایت اعراض و روگردانی سے مردے اور بہرے کے مثل ہوگئے ہیں کہ انھیں پکارنا اور حق کی دعوت دینا کسی طرح نافع نہیں ہوتا ف۳ جن کی بصیرت جاتی رہی اور دل اندھے ہوگئے ف۴ جنکے پاس سمجھنے والے دل ہیں اور جو علم الٰہی میں سعادت ایمان سے بہرہ اندوز ہونے والے ہیں (بیضاوی و کبیر و ابوالسعود و مدارک) ف۵ یعنی اُن پر غضب الٰہی ہوگا اور عذاب واجب ہو جائے گا اور حجت پوری ہو چکے گی اسطرح کہ لوگ امر بالمعروف اور نہی منکر ترک کر دینگے اور ان کی درستی کی کوئی اُمید باقی نہ رہے گی یعنی قیامت قریب ہو جائے گی اور اس کی علامتیں ظاہر ہونے لگیں گی اور اُسوقت توبہ نفع نہ دے گی ف۶ اس چوپایہ کو دابۃ الارض کہتے ہیں یہ عجیب شکل کا جانور ہوگا جو کوہ صفا سے برآمد ہو کر تمام شہروں میں بہت جلد پھریگا
فصاحت کے ساتھ کلام کرے گا ہر شخص کی پیشانی پر ایک ۶
نشان لگائے گا ایمانداروں کی پیشانی پر عصائے موسیٰ ع ۱۶
علیہ السلام سے نورانی خط کھینچے گا کافر کی پیشانی پر حضرت ۲
سلیمان علیہ السلام کی انگشتری سے سیاہ مہر لگائے گا
ف۷ بزبان فصیح اور کہے گا ہٰذا مُؤمن وہٰذا کافر یہ مومن ہے اور یہ کافر ہے ف۸ یعنی قرآن پاک پر ایمان نہ لاتے تھے جسمیں بعث و حساب و عذاب و خروج دابۃ الارض کا بیان ہے اگلی بعد کی آیت میں قیامت کا بیان فرمایا جاتا ہے ف۹ جو کہ ہم نے اپنے انبیاء پر نازل فرمائیں فوج سے مراد جماعت کثیرہ ہے ف۱۰ روز قیامت موقف حساب میں ف۱۱ اور تم نے ان کی معرفت حاصل نہ کی تھی بغیر سوچے سمجھے ہی ان آیتوں کا انکار کر دیا ف۱۲ جب تم نے اُن آیتوں کو بھی نہیں سوچا تم بے کار تو نہیں پیدا کیے گئے تھے ف۱۳ عذاب ثابت ہو چکا ف۱۴ کہ ان کیلیے کوئی حجت اور کوئی گفتگو باقی نہیں رہی ایک قول یہ بھی ہے کہ عذاب ان پر اس طرح چھا جائے گا کہ وہ بول نہ سکیں گے ف۱۵ اور آیت میں بعث بعد الموت پر دلیل ہے اس لیے کہ جو دن کی روشنی کو شب کی تاریکی سے اور شب کی تاریکی کو دن کی روشنی سے بدلنے پر قادر ہے وہ مُردے کو زندہ کرنے پر بھی قادر ہے نیز انقلاب لیل و نہار سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اس میں ان کی دنیوی زندگی کا انتظام ہے تو یہ عبث نہیں کیا گیا بلکہ اس زندگانی کے اعمال پر عذاب و ثواب کا ترتب مقتضائے حکمت ہے اور جب دنیا دارالعمل ہے تو ضروری ہے کہ ایک دار آخرت بھی ہو دہانگی زندگانی میں یہاں کے اعمال کی جزا ملے ف۱۶ اور اس کے پھونکنے والے حضرت اسرافیل ہونگے علیہ السلام ف۱۷ ایسا گھبرانا جو سبب موت ہوگا ف۱۸ اور جس کے قلب کو اللہ تعالیٰ سکون عطا فرمائے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ یہ شہدا ہیں جو اپنی تلواریں گلوں میں حمائل کیے عرش کے گرد حاضر ہونگے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا وہ شہدا ہیں اس لیے کہ وہ اپنے رب کے نزدیک زندہ ہیں فزع ان کو نہ پہونچے گا ایک قول یہ ہے کہ نفخہ کے بعد حضرت جبریل و میکائیل و اسرافیل و عزرائیل ہی باقی رہیں گے ف۱۹ یعنی روز قیامت سب لوگ بعد موت زندہ کیے جائیں گے اور موقف میں اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزی کرتے حاضر ہونگے صیغہ ماضی سے تعبیر فرمانا تحقق وقوع کے لیے ہے ف۲۰ معنی یہ ہیں کہ نفخہ کے وقت پہاڑ دیکھنے میں تو اپنی جگہ ثابت و قائم معلوم ہوں گے اور حقیقت میں وہ مثل بادلوں کے نہایت تیز چلتے ہونگے جیسے کہ بادل وغیرہ بڑے جسم چلتے ہیں متحرک نہیں معلوم ہوتے یہانتک کہ وہ پہاڑ زمین پر گر کر اس کے برابر ہو جائیں گے پھر ریزہ ریزہ ہو کر بکھر جائیں گے۔

منزل ۵

مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ خَيْرٌ مِّنْهَا ۚ وَهُمْ مِّنْ فَزَعٍ يَّوْمَئِذٍ اٰمِنُوْنَ ﴿٨٩﴾

جو نیکی لائے ف۱ اس کے لیے اس سے بہتر صلہ ہے ف۲ اور ان کو اس دن کی گھبراہٹ سے امان ہے ف۳

وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَكُبَّتْ وُجُوْهُهُمْ فِي النَّارِ ؕ هَلْ تُجْزَوْنَ اِلَّا

اور جو بدی لائے ف۴ تو ان کے منہ اوندھائے گئے آگ میں ف۵ تمہیں کیا بدلہ ملے گا مگر اسی کا

مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٩٠﴾ اِنَّمَآ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ رَبَّ هٰذِهِ الْبَلْدَةِ الَّذِيْ

جو کرتے تھے ف۶ مجھے تو یہی حکم ہوا ہے کہ پوجوں اس شہر کے رب کو ف۷ جس نے اسے حرمت والا کیا ہے

حَرَّمَهَا وَلَهٗ كُلُّ شَيْءٍ ۫ وَّاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿٩١﴾ وَاَنْ

ف۸ اور سب کچھ اسی کا ہے اور مجھے حکم ہوا ہے کہ فرمانبرداروں میں ہوں اور یہ کہ

اَتْلُوَا الْقُرْاٰنَ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ

قرآن کی تلاوت کروں ف۹ تو جس نے راہ پائی اس نے اپنے بھلے کو راہ پائی ف۱۰ اور جو بہکے ف۱۱

فَقُلْ اِنَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ ﴿٩٢﴾ وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ سَيُرِيْكُمْ

تو فرما دو کہ میں تو یہی ڈر سنانے والا ہوں ف۱۲ اور فرماؤ کہ سب خوبیاں اللہ کیلیے ہیں عنقریب وہ تمہیں

اٰيٰتِهٖ فَتَعْرِفُوْنَهَا ؕ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿٩٣﴾ ع

اپنی نشانیاں دکھائیگا تو انہیں پہچان لوگے ف۱۳ اور اے محبوب تمہارا رب غافل نہیں اے لوگو تمہارے اعمال سے

ف۱ نیکی سے مراد کلمۂ توحید کی شہادت ہے بعض مفسرین نے فرمایا کہ اخلاص عمل اور بعض نے کہا کہ ہر طاعت جو اللہ کے لیے کی ہو

ف۲ جنت اور ثواب

ف۳ جو خوف عذاب سے ہوگی پہلی گھبراہٹ جسکا اوپر کی آیت میں ذکر ہوا ہے وہ اسکے علاوہ ہے

ف۴ یعنی شرک

ف۵ یعنی وہ اوندھے منہ آگ میں ڈالے جائینگے اور جہنم کے خازن ان سے کہیں گے

ف۶ یعنی شرک اور معاصی اور اللہ تعالیٰ اپنے رسول سے فرمائے گا کہ آپ فرما دیجیے کہ

ف۷ یعنی مکہ مکرمہ کے اور اپنی عبادت اس رب کے ساتھ خاص کردوں مکہ مکرمہ کا ذکر اس لیے ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وطن اور وحی کا جائے نزول ہے

ف۸ کہ وہاں نہ کسی انسان کا خون بہایا جائے نہ کوئی شکار مارا جائے نہ وہاں کی گھانس کاٹی جائے

ف۹ مخلوق خدا کو ایمان کی دعوت دینے کیلیے

ف۱۰ اس کا نفع و ثواب وہ پائے گا

ف۱۱ اور رسول خدا کی اطاعت نہ کرے اور ایمان نہ لائے

منزل ۵

ف۱۲ میرے ذمہ پہونچا دینا تھا وہ میں نے انجام دیا (ہذہ آیۃ نسختہا آیۃ القتال)

ع ۷ ۱۱ ۳

ف۱۳ ان نشانیوں سے مراد شق قمر وغیرہ معجزات ہیں اور وہ عقوبتیں جو دنیا میں آئیں جیسے کہ بدر میں کفار کا قتل ہونا قید ہونا ملائکہ کا انہیں مارنا